IJARASEM

ISSN: 2395-7852

International Journal of Advanced Research in Arts, Science, Engineering & Management (IJARASEM)

Volume 11, Issue 2, March 2024

INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INDIA

IMPACT FACTOR: 7.583

International Journal of Advanced Research in Arts, Science, Engineering & Management (IJARASEM)

| ISSN: 2395-7852 | www.ijarasem.com | Impact Factor: 7.583 |Bimonthly, Peer Reviewed & Referred Journal|

| Volume 11, Issue 2, March 2024 |

Contribution of Ghalib in Urdu Literature

Nadeem Ahmed
Research Scholar
Department of Urdu and Persian
University of Rajasthan

اردو ادب میں غالب کی خدمات

ندیم احمد

ریسرچ اسکالر
شعبہ اردو اور فارسی
راجستھان یونیورسٹی، جے پور

خلاصہ

لکھنے والے بہت ہیں لیکن صرف چند ہی سب سے نمایاں ہیں اور جنہوں نے درد، لذت، رومانس، نفرت، جارحیت، فلاح و بہبود، سلامتی اور ہمارے اردگرد رونما ہونے والے ہر چیز کے جذبات سے دل کو چھو لیا ہے۔ اردو ادب خوبصورت اظہار کا ایک سمندر ہے، یہ فن ہر دور کے مشہور اردو شاعر مرزا اسد اللہ خان غالب کو عطا ہوا ہے۔ اس کا زمانہ مغلوں کے دور کا ہے، جسے پھر انگریزوں اور پھر ہندوستانی باغیوں نے 1857 (برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی) میں زبردستی نکال دیا تھا۔یہ مضمون اردو شاعری اور ادب میں غالب کی خدمات پر ایک خوش کن تعریف ہے، جبکہ ان کی تحریروں میں ان کے فلسفے کے چمکتے جھلکوں کو اجاگر کرتا ہے۔

مطلوبہ الفاظ-غالب، اردو ادب، اردو شاعری، برصغیر

تعارف-

شاعری ہمیشہ سے کسی کے مواد کو سکون بخشتی رہی ہے اور جب کوئی اردو کی زبان اور اس کی شاعری کے بارے میں بات کرتا ہے تو یہ شاعری کی چمکدار اور بھرپور شکلوں کا خیال ہے جسے آج تک پیار اور شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اردو شاعروں کی طرف سے فراخدلی سے تعاون کیا گیا ہے، جن کے بغیر شاعری اتنی متاثر کن اور ہمہ گیر نہ ہوتی۔اس شعری الہٰی کو اس دور میں بھی ان کے شعری فلسفے کے ذریعے وسعت دی گئی ہے اور آج بھی شاعروں نے اس کے قارئین کو مسحور کر رکھا ہے اور وہ اسی دلچسپی سے اسے بار بار پڑھتے ہیں۔

جیسا کہ معلوم ہے کہ اردو زبان مختلف زبانوں سے ماخوذ ہے، اردو شاعروں نے فارسی، ہندی اور عربی جیسی زبانوں میں بھی کمال حاصل کیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اردو کا بہت بڑا حصہ رہا ہے

اور اب بھی ہے اور اسی طرح یہ حصہ شاعروں کی تحریروں کے ذریعے محفوظ اور جاری رکھا گیا ہے، جو اس نسل کے لیے واقعی ایک انمول تحفہ ہے۔

شروع کرنے والوں کے لیے، اردو شاعری فارس اور عرب کے محلے سے اخذ کی گئی ہے اور پاکستان اور ہندوستان میں اس طرح کی اثر انگیز شاعری اور ردھم کا ایک سلسلہ چل رہا ہے۔

وہ 27 دسمبر 1796 کو آگرہ، ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ان کا تعلق ترک نسل کے اعلیٰ طبقے سے تھا۔ ان کی تعلیمی زندگی کے بارے میں بہت کچھ نہیں بتایا جا سکتا اور نہ ہی اس حوالے سے بہت کچھ دریافت کیا جا سکتا ہے۔ دہلی میں ان کا سب سے معزز اور دانشورانہ اجتماع تھا۔ اس نے چھوٹی عمر میں شادی کر لی اور اس کے سات بچے تھے لیکن بدقسمتی سے ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچا۔ان کی زندگی کے اوقات اور حرکات ان کی شاعری یعنی درد کے اظہار سے آشکار ہوئیں۔ ان کی ساتھی یعنی غالب کی بیوی ان کی شخصیت کے بالکل برعکس تھی۔ جیسا کہ غالب زندگی کے لیے زیادہ کشادہ اور دل والا تھا جب کہ ان کا ساتھی ضبط نفس تھا۔کسی دوسرے فرد کی طرح غالب کی شخصیت میں بھی منفی خصلتیں تھیں، جس کی وجہ سے جوا اور شراب نوشی کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں بے فکری کا رویہ رکھتے تھے، اس وقت جوا کھیلنا جرم تھا لیکن غالب اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور قبول کرتے تھے کہ وہ کٹڑ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے کردار کا ان کی شاعری پر بہت اثر ہوا، جیسے

زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیت کر،
یاوہ جاگہ بتا جہاں خدا نہیں

ادب کا جائزہ۔

غالب نے ابتدائی طور پر فارسی میں لکھا، جب کہ وہ اردو میں لکھی گئی غزلوں کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ مختلف مصنفین نے کہا ہے جیسے- سرفراز (1990) کہ انہوں نے انیس سال کی عمر میں اپنی مقبول ترین نظمیں یا غزلیں لکھیں۔ ان کی غزلیں، میر تقی میر (1723-1810) کے برعکس، فارسی پر مشتمل ہیں۔ زبان اپنی اعلیٰ ترین بولی میں ہے، اور اس وجہ سے اردو شاعری اور ادب کی طرف رجحان رکھنے کے باوجود لوگوں کی ایک بڑی اکثریت آسانی سے ہمدردی اور تعریف نہیں کرتی۔ غالب سے پہلے غزل بنیادی طور پر اذیت اور غم زدہ محبت کا اظہار تھی جہاں عاشق کو شدید درد خاص طور پر ذہنی درد کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اس نے اپنی غزلوں میں فلسفہ، زندگی کے مصائب و مشکلات اور اس طرح کے بہت سے مضامین کا اظہار کیا ہے جن میں نوحہ، اداسی، مفلسی اور دیگر ممکنہ واقعات شامل ہیں۔ ایک عام آدمی کی زندگی، اس طرح غزل کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔

کلاسیکی غزل کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے، غالب کے اکثر اشعار میں محبوب کی شناخت اور جنس کا قطعی تعین یا قائم یا پہلے سے تعین یا معلوم نہیں ہوتا۔ محبوب خوبصورت عورت ہو سکتی ہے، خوبصورت لڑکا، یا یہاں تک کہ خدا. نقاد/شاعر/مصنف، فاروقی (1989) کے مطابق، غالب کی عظیم نظم میں حقیقی معشوق/محبوب کے بجائے عاشق یا معشوق کا "خیال" رکھنے کے کنونشن نے شاعر-مرکزی عاشق کو "حقیقت پسندی" کے مطالبات سے آزاد کر دیا. اردو ادب میں سترھویں صدی کے آخری دم سے عشقیہ شاعری زیادہ تر "محبت کے بارے میں نظموں" پر مشتمل ہے نہ کہ مغربی معنوں میں "محبت کی

نظموں" پر اور غالب کی شاعری اس کی عمدہ مثال ہے۔ غالب گہرائی سے مبہم اور فلسفیانہ اشعار میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ غالب نے ہمیشہ اپنے روزمرہ کے احساسات اور واقعات کو لمحاتی واقعات میں بدلنے کی کوشش کی۔

ادب کا جائزہ۔

غالب کا زیادہ تر رجحان فلسفیانہ فقروں کی طرف تھا اس لیے انہیں اردو ادب کا پہلا فلسفیانہ شاعر سمجھا جاتا ہے۔ غالب (1796-1869) جیسے فانی (1879-1941) اور اصغر (1884-1938) لیکن حسرت (1875-1951) اور داغ (1831-1905) کے برعکس فلسفیانہ شاعر تھے جنہوں نے فلسفہ حیات کی عکاسی کے ذریعے اپنی شاعری کا اظہار کیا۔ وہ فلسفیانہ شاعروں کی طرح بھی تھا جو فطرتاً رمی تھے اور اپنے اظہار کے لیے ہمیشہ نئی راہیں تلاش کرتے تھے۔ غالب نے واضح طور پر اعتراف کیا کہ وہ تقویٰ اور تقویٰ کو جانتے ہیں لیکن کسی نہ کسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ان کا دل پھر بھی ان کی طرف نہیں لگا۔

یہ بات قابل ذکر ہے، جیسا کہ سرفراز (1990) نے زور دیا کہ 1809 سے 1821 تک، غالب فارسی زبان سے بہت زیادہ متاثر تھے، 1821 سے 1827 تک، انہوں نے اپنی اردو شاعری پر کم توجہ دی اور فارسی شاعر نذیری (1560-1614) سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ 1827 سے 1847 تک غالب نے فارسی سے 1847 شاعری میں اپنی کوششیں جاری رکھیں لیکن اس دوران انہوں نے اپنی بہترین غزلیں لکھیں۔ 1857 تک غالب شاہ بہادر شاہ ظفر کے دربار سے وابستہ رہے اور انہوں نے اردو تحریروں کو زیادہ زور دیا۔ یہ دور شوخ انداز، الفاظ کے انتہائی محتاط انتخاب اور ذوق (1789-1854) کے اسلوب کی علامت ہے۔ جب کہ 1857 سے 1868 تک، ان کی تحریر میں سادگی برقرار ہے اور ہمیں عقل کا زبردست احساس ملتا ہے۔

نتیجہ۔

اردو ادب کے فلسفے کا اظہار غیر معمولی افراد نے کیا ہے۔ مرزا غالب کا شمار ان مشہور شخصیات میں ہوتا ہے اور درحقیقت ان عظیم شاعروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اردو ادب کو مجموعی طور پر اور مخصوص اردو شاعری میں بلند کیا۔ ان کی اردو شاعری کو فکری، فلسفیانہ اور مستقبل کی ذہنی کیفیت کے مطلق اظہار کے مجموعہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ وہ اردو زبان سے بطور ہم عصر شاعر وابستہ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے زمانے کے ممتاز شاعروں کو عبور کیا اور ادبی میراث بن گئے اور اردو تحریر کے جدید رجحانات کی بنیاد رکھی اور یہی ہے کہ وہ آج بھی اردو ادب کی میراث پر حاوی ہیں (Asrar, 2010)۔

ان کی شاعری سے اردو ادب اور شاعری کے دو رخ نظر آتے تھے، ایک ان کی خود ساختہ شخصیت تھی جو ان کی اپنی پرورش کا سبب بنی تھی اور دوسرا ان کی آزادانہ قوت تھی جس کا ان کی شاعری میں بہت زیادہ حصہ تھا جو معاشرے کی روایات تک محدود نہیں تھا۔ اور زیادہ حقیقت پسندانہ اور اردو شاعری کی کھلی حد تک تھی۔ ان کی شاعری کے ابتدائی سالوں کی طرح ان کی تحریریں زندگی کے لیے سچی تھیں، جو کہ صرف اس کے نفسیاتی ان پٹ کو ایک عام خاندانی زندگی سے محروم اور اپنے نانا نانی کے سماجی و معاشی دانشمندی پر منحصر ہونے کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں بہت سے گزرے تھے، جو ان کی آیات میں واضح طور پر دکھایا گیا تھا۔ اردو فلسفہ کو ایک نئی معنویت ملی ہے کیونکہ غالب نے اردو شاعری میں کمال کا نشان متعارف کرایا جو کہ طرز تحریر کا لازوال فیشن ہے۔

| ISSN: 2395-7852 | www.ijarasem.com | Impact Factor: 7.583 |Bimonthly, Peer Reviewed & Referred Journal|

| Volume 11, Issue 2, March 2024 |

حوالہ جات۔

فاروقی، ایس آر (1989)، غالب افسانے کی مدد میں .10 مئی 2012 کو حاصل کیا گیا
سے http://en.wikipedia.org/wiki/Shamsur_Rahman_Faruqi

سرفراز، کے این (1990)۔ جذبے کی شراب، غالب کی اردو غزلیں 10 مئی 2012 کو حاصل کیا گیا،
سے http://www.ghalib.org/Front%20Matter/fm012_about.html

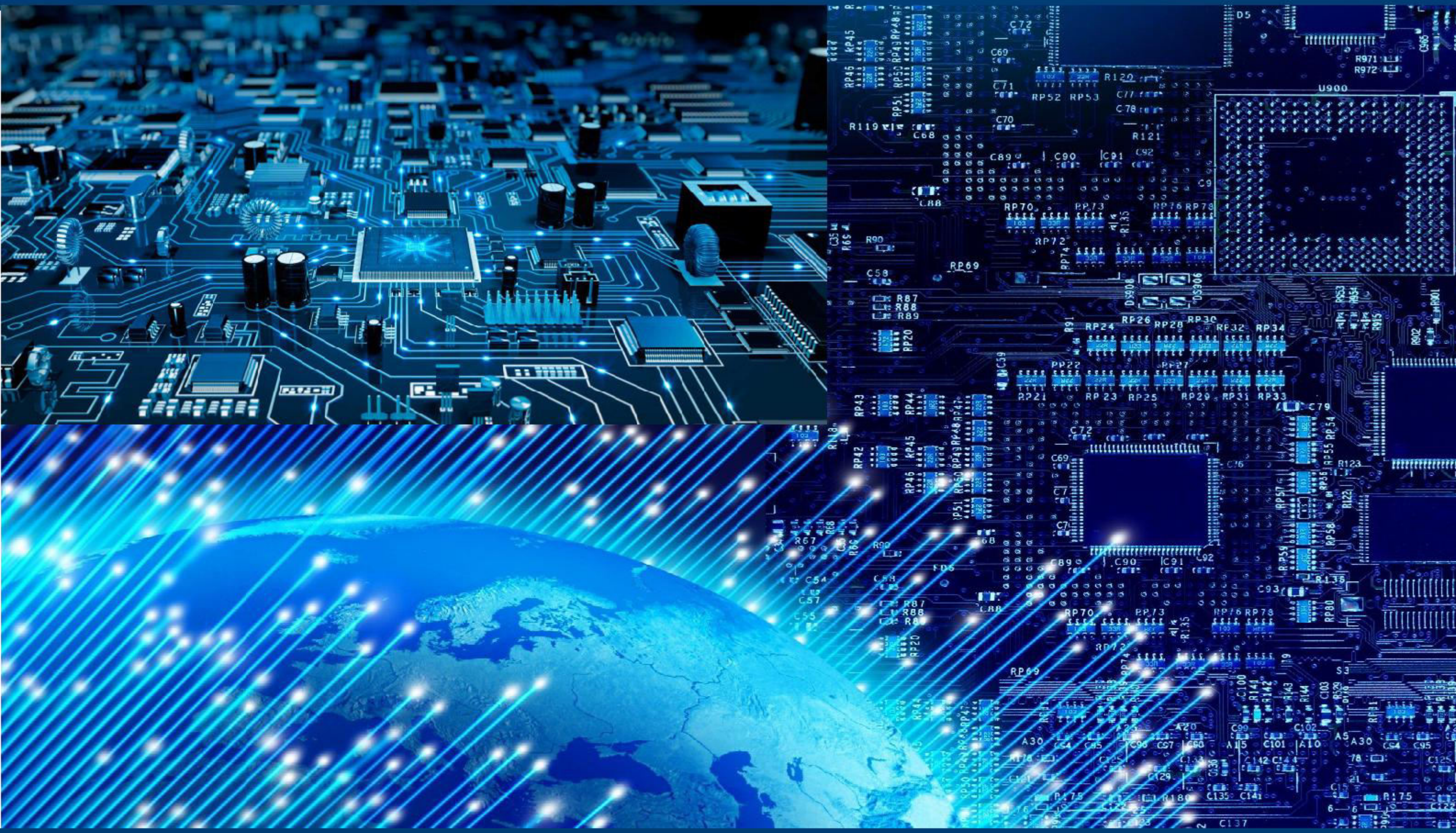

IJARASEM

ISSN
INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INDIA

निस्केयर
NISCAIR

International Journal of Advanced Research in Arts, Science, Engineering & Management (IJARASEM)

| Mobile No: +91-9940572462 | Whatsapp: +91-9940572462 | ijarasem@gmail.com |

www.ijarasem.com